احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ن: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۵۹ جمعرات ۲- جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ ۱۸- نبوت ۱۳۷۲ ہش ۱۸- نومبر ۱۹۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ سے اصلاح چاہنا اور اپنی قوت خرچ کرنا یہی ایمان کا طریق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو یقین سے اپنا ہاتھ دعا کے لئے اٹھاتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی دعا رد نہیں کرتا ہے۔ پس خدا سے مانگو اور یقین اور صدق نیت سے مانگو۔ میری نصیحت پھر یہی ہے کہ اچھے اخلاق ظاہر کرنا اپنی کرامت ظاہر کرنا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ میں کراماتی بننا نہیں چاہتا' تو یہ یاد رکھے کہ شیطان اسے دھوکہ میں ڈالتا ہے۔ کرامت سے عجب اور پندار مراد نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۹۲)

ماضی کے بزرگوں کی قربانیوں کی برکات

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ایک خاتون نے امریکہ سے مجھ خط لکھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ میری والدہ نے دودھ میں نہلایا ہے اور پھر یہ خیال کرکے کہ میں اپنے متعلق نہ سمجھ لوں۔ کہا کہ مجھے دودھ میں نہلایا ہے۔ اس کی میں نے تعبیر کی اور تعبیر یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے یاد کرا رہا ہے کہ تمہیں اگر کوئی توفیق مل رہی ہے تو اس میں (وفات یافتہ) بزرگوں کی دعاؤں کا دخل ہے اور انہی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ صرف اگلی نسلوں کو نہیں بلکہ بعض دفعہ پشت در پشت۔ سات سات پشتوں تک ان دعاؤں کے فیض پہنچاتا رہتا ہے۔ یہ میں آپ کو اس لئے یاد کراتا رہتا ہوں کہ ان بزرگوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جب ہم بہت ہی عظیم قربانیاں کر رہے ہوں تو ہمارے اندر یہ تکبر نہیں پیدا ہونا چاہئے کہ ہم بہت بڑے ہو گئے ہیں۔ بلکہ ان قربانیوں کے نتیجہ میں یہ پھل لگ رہے ہیں جو اس وقت بہت چھوٹی دکھائی دیتی تھیں لیکن اپنی اندرونی قوت کے لحاظ سے وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی بڑی اور عظیم قربانیاں تھیں حضرت (امام جماعت الثانی) نے بارہا خطبات میں ان ابتدائی قربانی کرنے والوں کے ذکر کئے ہیں جن کے پاس کچھ نہیں ہوتا تھا وہ اپنی کوئی چیز اٹھا لایا کرتے تھے۔ کوئی کپڑا اٹھا لائے۔ کوئی عورت بیچاری بکری لے آئی۔ کسی کے پاس اور کچھ نہیں تھا تو گھر کا ایک برتن اٹھا لائی کہ میرے پاس یہی کچھ ہے اور کچھ نہیں ہے اسی کو قبول فرمائیں۔ اسی زمانے میں حضرت (امام جماعت الثانی) نے پتہ نہیں قبول فرمایا یا کس رنگ میں دلداری کی مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آسمان کے خدا نے ان قربانیوں کو ضرور قبول فرمایا ہے اور آج جو ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کے مرد اور عورتیں اور بچے دینی قربانیوں میں آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں تو میرا تو یہ کامل یقین ہے کہ اس میں ان ابتدائی قربانی کرنے والوں کی قربانیوں کا بھی دخل ہے اور ان قربانی نہ کر سکنے والوں کی حسرتوں کا بھی دخل ہے۔ حسرتوں کو بھی خدا قبول فرماتا ہے.....

پس ہماری آج کی ترقیات میں جو ہم ۵۶ سال کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں دیکھ رہے ہیں اور جماعت احمدیہ ایک عظیم الشان درخت ہی نہیں بلکہ بے شمار عظیم الشان درختوں میں تبدیل ہوتی جا رہی ہے تو یاد رکھیں کہ ان میں اول نسل کے اولین احمدیوں کا' حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے زمانے سے لیکر آج تک ان سب احمدیوں کی قربانیوں کا دخل ہے جو قربانیاں پیش کر سکے یا قربانیں پیش کرنے کی حسرتیں لے کر اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ پس ان سب کے لئے ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں اور ان کی دعاؤں کے طفیل کی برکت کو محسوس کرتے ہوئے اگر ہم ان کے لئے دعائیں کریں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگلی نسلیں آپ کو دعاؤں میں یاد رکھیں گی۔ یہ فیض جاری رہے گا۔ جو بیج آج آپ بوئیں گے وہ کل کے درخت بننے والے ہیں اور جو آج درخت ہیں یہ عظیم الشان جنگلوں اور چمنوں میں تبدیل ہونے والے ہیں اس لئے اپنے پہلوں کو اگر آپ یاد رکھیں اور ان کے

باقی ص ۷ پر

قانونی میدان میں بے لوث اور فدائی خادم

محترم چوہدری وحید سلیم ایڈووکیٹ انتقال فرما گئے

لاہور: ۱۷ نومبر۔ احباب جماعت کو نہایت افسوس سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے بے حد ذہین لائق اور جماعتی خدمات میں ہمیشہ پیش پیش رہنے والے نامور ماہر قانون چوہدری وحید سلیم صاحب سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ ۱۶ اور ۱۷ نومبر کی درمیانی شب رات ڈھائی بجے دل کے اچانک دورے سے انتقال فرما گئے۔ ان کی عمر قریباً ۷۵ سال تھی۔

موصوف رات بارہ بجے معمول کے مطابق سوئے تھے کہ رات ساڑھے بارہ بجے ان کو سینے میں درد اٹھا۔ ان کو فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا جہاں قریباً دو گھنٹے کے بعد ان کی وفات ہو گئی۔

محترم چوہدری وحید سلیم صاحب ملک کے ماہر اور نامور ماہرین قانون میں شامل ہوتے تھے۔ ۱۹۷۴ء سے لیکر اب تک جماعت احمدیہ کے جتنے بھی اہم کیس ملک کی مختلف عدالتوں میں لڑے گئے ہیں ان میں ان کی خدمات سے استفادہ کیا گیا۔ روزنامہ الفضل کی بندش کے خلاف ہائی کورٹ میں جو رٹ دائر کی گئی تھی اس میں بھی محترم چوہدری صاحب موصوف کی قابل قدر خدمات سے استفادہ کیا گیا۔ آپ کی یہ نمایاں صفت تھی کہ جماعت خدمت کا کوئی مرحلہ سامنے آتا تو باقی سارے کام چھوڑ کر فوراً جماعتی کیس کی تیاری میں لگ جاتے۔ اور بڑی محنت اور عرقریزی سے کیس تیار کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے بلا کا حافظہ دیا تھا۔ محنت کی عادت اس پر مستزاد تھی' سینکڑوں قانونی حوالے ان کو ازبر تھے۔ موصوف کی یہ نہایت ہی قابل تعریف عادت تھی کہ اہم حوالے کسی کو بتانے میں کبھی بخل نہ کرتے تھے۔

حالات زندگی آپ نے ۱۹۵۸ء میں بی اے آنرز کرنے کے بعد ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی اور قانون کی پریکٹس کا آغاز کیا۔ چار پانچ ایسے مشہور کیس کئے جن کے فیصلے بطور نظیر عدالتوں میں پیش کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ ورلڈ بنک کے قانونی مشیر بھی رہے۔ لاہور کی ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے سیکرٹری کا انتخاب جیت کر اس عہدہ پر بھی فائز رہے۔ اس کے علاوہ ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو کے مسلسل کئی سال ممبر رہے۔ لاہور ہائی کورٹ کی لائبریری اپنی موجودہ ترقی یافتہ شکل میں آپ کی محنتوں کی مرہون منت ہے۔ آپ طبعاً

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغاسیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیراحمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۸ / نبوت ۱۳۷۲ ہش　　　۱۸ / نومبر ۱۹۹۳ء

مشعل راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ- اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے- فرماتے ہیں-

۱- لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں- لیکن متقی بچائے جاتے ہیں- بلکہ ان کے پاس جو آجاتا ہے- وہ بھی بچایا جاتا ہے- مصائب کی کوئی حد نہیں- انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں-

۲- اللہ تعالیٰ نے متقیوں کے لئے چاہا کہ ہر دو لذتیں اٹھائیں بعض وقت دنیوی لذات آرام اور طیبات کے رنگ میں- بعض وقت عسرت اور مصائب میں- تا کہ ان کے دونوں اخلاق کامل نمونہ دکھا سکیں- بعض اخلاق طاقت میں اور بعض مصائب میں کھلتے ہیں-

۳- یہ جو مختلف ذاتیں ہیں- یہ کوئی وجہ شرافت نہیں- خدا تعالیٰ نے محض عرف کے لئے یہ ذاتیں بنائیں اور آج کل تو صرف بعد چار پشتوں کے حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے- متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑوں میں پڑے- جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا- کہ میرے نزدیک ذات کی کوئی سند نہیں- حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے-

۴- نابینائی کی دو قسمیں ہیں- ایک آنکھوں کی نابینائی ہے- اور دوسرے دل کی- آنکھوں کی نابینائی کا اثر ایمان پر کچھ نہیں ہوتا- مگر دل کی نابینائی کا اثر ایمان پر پڑتا ہے- اس لئے یہ ضروری ہے اور بہت ضروری ہے کہ ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے پورے تذلل اور انکسار کے ساتھ ہر وقت دعا مانگتا رہے کہ وہ اسے سچی معرفت اور حقیقی بصیرت اور بینائی عطا کرے-

۵- یہ بات بھی غور کرنے کے قابل ہے کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے-

۶- علم کے تین مدارج ہیں- علم الیقین- عین الیقین- حق الیقین-

۷- مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیوے اس کو تو حکم تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کے لئے ہو جاتا اور صادقوں کے ساتھ ہو جاتا مگر وہ ہوا و ہوس کا بندہ بن کر رہا- اور شریروں اور دشمنان خدا اور رسول سے موافقت کرتا رہا-

۸- محبت کرنے والے سے زیادہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے-

اپنے اندر ہے ہر خوشی ' ہر غم
کچھ نہیں مانگتے کسی سے ہم
نالہ شب بھی ایک نغمہ ہے
مسکراتی ہے آنکھ جب ہو نم

ابوالاقبال

ہم ہر اک نقش تمنا کو مٹا دیتے ہیں
دل میں جو شمع بھی جلتی ہے بجھا دیتے ہیں

غم کے شعلے مری ہستی کو تپا دیتے ہیں
قدر و قیمت مرے اشکوں کی بڑھا دیتے ہیں

تیرے عُشّاق یونہی داد وفا دیتے ہیں
دل پہ صدمے جو گذرتے ہیں بھلا دیتے ہیں

جذبۂ غیظ کو ہم دل سے مٹا دیتے ہیں
گالیاں کھا کے بھی دشمن کو دعا دیتے ہیں

کیسے غافل ہو کوئی چاہنے والا ان کا
وہ تو پل پل میں درِ دل پہ صدا دیتے ہیں

چوٹ لگتی ہے تو دل نوحہ کناں ہوتا ہے
ساز چھڑ جائے تو نغمے بھی صدا دیتے ہیں

حکم ہو اُن کا تو ساحل بھی بنے موجِ بلا
وہی امواج کو ساحل بھی بنا دیتے ہیں

منظر گورِ غریباں بھی ہے عبرت انگیز
سونے والے ہمیں خوابوں سے جگا دیتے ہیں

وہ جو ہوتے ہیں کبھی مائلِ الطاف و کرم
جذبۂ ذوقِ فنا اور بڑھا دیتے ہیں

ان کے افضال کو کس طرح کرے کوئی شمار
رات دن دیتے ہیں اور صبح و مسا دیتے ہیں

تیرے دیوانے بھی ہیں طرفہ تماشا اے دوست
اہلِ دانش کو بھی دیوانہ بنا دیتے ہیں

جو ہیں حرکت میں سدا سیلِ رواں کی مانند
وہ پہاڑوں میں گذرگاہ بنا دیتے ہیں

یاس آمیز ہواؤں کے یہ جھونکے اکثر
شعلہ شوق کو کچھ اور ہوا دیتے ہیں

دل میں جو آگ بھڑکتی ہے کریں اس کا علاج
میرے ہونٹوں پہ وہ تالے تو لگا دیتے ہیں

دار پر چڑھ نہیں سکتا کوئی کم ظرف سلیم
واصلِ حق ہی اَناالحق کی صدا دیتے ہیں

سلیم شاہجہانپوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شمائل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

شیخ عبدالحق صاحب ساکن وڈالہ بانگر تحصیل وضلع گورداسپور نے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضور (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) نے شاہ لطف اللہ شاہ صاحب ساکن رتڑ چھتڑ سے فرمایا۔ "شاہ صاحب جب انسان دنیا کو چھوڑتا ہے اور مولا کریم کی طرف اس کی توجہ مبذول ہو جاتی ہے تو وہ آگے آگے دوڑتا ہے اور دنیا اس کے پیچھے پیچھے دوڑتی ہے۔ لیکن جب انسان خدا سے منہ موڑ لیتا ہے اور دنیا کے پیچھے پڑتا ہے تو اس وقت دنیا آگے آگے دوڑتی ہے اور وہ پیچھے پیچھے جاتا ہے" حضرت مولوی شیر علی صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے) نے بیان کیا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرمایا کرتے تھے کہ "ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہئے کہ کم از کم تین دفعہ ہماری کتابوں کا مطالعہ کریں اور فرماتے تھے کہ جو ہماری کتب کا مطالعہ نہیں کرتا اس کے ایمان کے متعلق مجھے شک ہے"۔

حافظ نور محمد صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے) ساکن فیض اللہ چک نے بیان کیا کہ چونکہ میں حافظ قرآن تھا حضرت صاحب نے مجھے قرآن شریف سنانے کے لئے فرمایا۔ جسے سن کر آپ بہت خوش ہوئے۔

حضرت منشی صاحب ظفر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کپورتھلوی نے بیان کیا کہ ولی اللہ صاحب جو ہمارے قریبی رشتہ دار تھے اور کپورتھلہ میں سیشن جج تھے ان کے ایک ماموں منشی عبدالواحد صاحب ایک زمانہ میں بٹالہ میں تحصیلدار ہوتے تھے۔ منشی عبدالواحد صاحب بٹالہ کو اکثر اوقات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے والد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب قادیان لے جایا کرتے تھے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ اس وقت حضرت صاحب کی عمر چودہ سال کی ہوگی۔ اس عمر میں حضرت صاحب سارا دن قرآن شریف پڑھتے رہتے اور حاشیہ پر نوٹ لکھتے رہتے اور مرزا غلام مرتضیٰ صاحب حضرت صاحب کے متعلق اکثر فرماتے تھے کہ میرا یہ بیٹا کسی سے غرض نہیں رکھتا۔ سارا دن "بیت الحمد" میں رہتا ہے اور قرآن شریف پڑھتا رہتا ہے منشی عبدالواحد صاحب قادیان بہت دفعہ آتے جاتے ہیں ان کا بیان تھا کہ میں نے پہلے ہمیشہ حضرت صاحب کو قرآن شریف پڑھتے دیکھا ہے۔

ملک غلام محمد صاحب لاہور نے بیان کیا کہ سید محمد علی شاہ صاحب نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں ایک مرتبہ ملازمت سے چھٹی پر آیا ہوا تھا اور مجھے مرزا غلام مرتضیٰ صاحب جو حضرت صاحب کے والد صاحب تھے۔ باہر سے آتے ہوئے ملے ان کو پسینہ آیا ہوا تھا میں نے کہا کہ آپ کیوں اس طرح مارے مارے پھر رہے ہیں وہ کہنے لگے ایک افسر کا آج یہاں قیام ہے اس کے لئے بندوبست کر رہا ہوں۔ شاہ صاحب نے کہا آپ کسی نوکر کو کہتے یا کسی لڑکے کی ڈیوٹی لگا دیتے۔ انہوں نے کہا لڑکا تو ایک ہی ہے جو گورداسپور میں ملازم ہے (یعنی مرزا غلام قادر صاحب) اور دوسرے لڑکے کا حال تمہیں دکھائیں۔ وہ بیت مبارک میں میرا ہاتھ پکڑ کر لے گئے۔ بیت مبارک میں جو سیڑھیاں جاتی ہیں۔ ان کے راستہ اوپر لے گئے وہاں ایک چوبارہ ہوتا تھا۔ وہاں حضرت صاحب لیٹے ہوئے تھے اور ایک کتاب پڑھ رہے تھے جو غالباً "حدیث کی کتاب تھی آپ اس کے پڑھنے میں اتنے محو تھے کہ ہم دونوں ان کے سرہانے کھڑے رہے لیکن حضور کو خبر نہ ہوئی پھر ہم وہاں سے واپس نیچے بھی آگئے۔ مگر ان کو معلوم نہ ہوا۔ نیچے آئے۔ تو مرزا غلام مرتضیٰ صاحب نے کہا کہ بتلاؤ یہ زندوں میں ہے۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے) نے کہا کہ اس وقت آپ کے یعنی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مشاغل بجز عبادت و ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن مجید اور کچھ نہ تھے۔ آپ کو یہ عادت تھی کہ عموماً" ٹہلتے رہتے اور پڑھتے رہتے دوسرے لوگ جو حقائق سے ناواقف تھے وہ اکثر آپ کے اس فعل پر ہنسی کرتے۔ قرآن مجید کی تلاوت اس پر تدبر اور تفکر کی بہت عادت تھی۔ خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک قرآن مجید تھا اس کو پڑھتے اور اس پر نشان کرتے رہتے وہ کہتے ہیں میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ شائد دس ہزار مرتبہ اس کو پڑھا ہو۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے بیان کیا کہ آپ کے مطالعہ میں سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کا کلام رہتا اس کے بعد بخاری پر آپ بہت فکر کرتے اور اسے مطالعہ میں رکھتے اس کے بعد دلائل الخیرات اور مثنوی روم آپ کی پسندیدہ کتابیں مطالعہ کے لئے تھیں۔ ان کے علاوہ تذکرۃ الاولیاء اور فتوح الغیب اور سفر السعادہ بھی پڑھتے۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے بیان کیا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہمیشہ سے عادت تھی کہ جب وہ اپنے کمرے یا حجرے میں بیٹھتے تو دروازہ بند کر لیا کرتے تھے۔ یہی طرز عمل آپ کا سیالکوٹ میں تھا۔ لوگوں سے ملتے نہیں تھے جب کچہری سے فارغ ہو کر آتے تو دروازہ بند کر کے اپنے شغل اور ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتے عام طور پر انسان کی عادت تجسس واقع ہوئی ہے بعض لوگوں کو یہ ٹوہ لگی کہ یہ دروازہ بند کر کے کیا کرتے رہتے ہیں۔ ایک دن ان ٹوہ لگانے والوں کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اس مخفی کارروائی کا سراغ مل گیا اور وہ یہ تھا کہ آپ مصلیٰ پر بیٹھے ہوئے قرآن مجید ہاتھ میں لئے دعا کر رہے ہیں کہ یا اللہ تیرا کلام ہے مجھے تو تو ہی سمجھائے گا تو میں سمجھ سکتا ہوں۔

صاحبزادی امتہ الشکور

سیرت حضرت اماں جان

---- آپ اور بھی کئی طرح سے حضرت اقدس کی یادیں زندہ رکھتیں۔ آپ کا یہ طریقہ تھا کہ روزانہ صبح بہشتی مقبرہ جاکر حضرت اقدس کے مزار پر دعا کیا کرتیں۔ حضور کو جو کھانے پسند تھے وہ پکوا کر یا خود پکا کر لوگوں کو کھلاتیں اور فرماتیں "کھاؤ یہ حضرت صاحب کو بہت پسند تھا"۔

حضرت اماں جان کو قادیان سے بھی بہت محبت تھی جب پاکستان بننے کے بعد امام جماعت الثانی مستقل طور پر ربوہ تشریف لے آئے تو ساتھ محترمہ آپا آمنہ صاحبہ (بیگم چوہدری عبداللہ خان صاحب) بھی اماں جان کے ساتھ تھیں وہ کہتی ہیں کہ جس مکان میں ہم نے کھانا کھایا حضرت اماں جان اس کے برآمدے میں تشریف رکھتی تھیں میں جاکر پاس بیٹھ گئی باتوں باتوں میں کچھ ایسا فقرہ میں نے کہا جس کا مطلب تھا۔

"ربوہ قادیان جیسا لگتا ہے یہ قادیان کا غم دور کردے گا"۔

حضرت اماں جان میرے پاس لیٹی ہوئی تھیں جوش میں اٹھ کر بیٹھ گئیں میرے کندھے کو ذرا جھٹک کر رنج سے بولیں :

"تم اس جگہ کو بھول جاؤ گی جہاں (حضور) دفن ہیں"

ایک بار حضرت اماں جان مکرم عبداللہ صاحب کے گھر نیلا گنبد لاہور تشریف لے گئیں ان کے گھر والوں نے آپ سے کہا کہ یہ گھر بہت تنگ ہے آپ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں بہتر مکان عطا کرے" یہ سن کر حضرت اماں جان نے فرمایا:

"نہیں یہ مکان تمہارے لئے بڑا برکت والا ہے کیونکہ یہاں (حضور) تشریف لا چکے ہیں اس مکان کو نہ چھوڑنا"

گویا آپ کو وہ مکان جن میں کبھی حضور تشریف لے گئے تھے وہ راہیں جن پر آپ کے قدم مبارک پڑے تھے ان سب سے محبت تھی اور آپ انہیں برکتوں والا خیال کرتیں۔ حضرت اماں جان کی ہر بات ہر کام یہ ظاہر کرتا تھا کہ آپ کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے کتنی محبت اور عقیدت تھی۔ آپ کے رفقاء اور سچے پیار کرنے والے خادموں اور ان کی اولاد سے بھی محبت رکھتی تھیں اور ان کی معمولی معمولی باتوں کا بھی خیال رکھتیں جیسے ایک ماں اپنے بچوں کا خیال رکھتی ہے۔

یہاں ہم آپ کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا سنایا ہوا ایک واقعہ بتاتے ہیں جس سے حضرت اماں جان کے ایمان کی مضبوطی کا پتہ چلتا ہے جب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے خدا سے علم پاکر محمدی بیگم والی خبر بیان کی تو حضور نے دیکھا کہ حضرت اماں جان علیحدگی میں عبادت کے بعد رو رو کر دعا کر رہی ہیں۔ بعد میں آپ نے پوچھا کہ "کیا دعا کر رہی تھیں؟" حضرت اماں جان نے جواب میں بتایا کہ میں یہ کہہ رہی تھی "خدایا تو اس (خدائی خبر) کو اپنے فضل اور قدرت سے پورا فرما" آپ نے فرمایا کہ "تم یہ دعا کر رہی تھیں اور تم جانتی ہو کہ اس کے نتیجے میں تم پر سوکن آنی ہے حضرت اماں جان نے بے ساختہ فرمایا" خواہ کچھ ہو مجھے اپنی تکلیف کی پرواہ نہیں۔ میری اسی میں خوشی ہے کہ خدا کی بات اور آپ کی پیش خبری پوری ہو"

ایمان کے درخت کی ٹہنیوں کو بھی بیماریوں کا خطرہ رہتا ہے اس روحانی امراض کے خطرہ کو دور کرنے کا طریق انفاق فی سبیل اللہ ہے اس سے روحانی درخت کی ٹہنیوں میں مضبوطی آجاتی ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

دوسری بات ایسی ہے جس کا عورت سے بھی تعلق ہے اور مرد سے بھی تعلق ہے۔ بعض دفعہ عورتیں جن کے پاؤں تلے جنت ہونی چاہئے بدنصیب مردان کے پاؤں تلے سے جنت چھین لیتے ہیں اور ذمہ داری عورت پر نہیں ہوتی بلکہ ان بدنصیب مردوں پر ہوتی ہے جن کی اولاد ماؤں سے جنت حاصل کرنے کی بجائے جہنم حاصل کر لیتی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں، جو گھروں میں بدخلقی اور بدتمیزی سے پیش آتے ہیں۔ ان کو بیویوں کے نازک جذبات کا احساس نہیں ہوتا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ انہیں زیادہ جسمانی طاقت حاصل ہے اس لئے وہ جس طرح چاہیں اپنی بیویوں سے سلوک کریں۔ ان کی باتوں میں تلخی پائی جاتی ہے غصہ پایا جاتا ہے چھوٹی چھوٹی باتوں پر بگڑ جانا اور غصے کا اظہار کرنا ان کا معمول ہوتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اتنی خرابیاں رونما ہوتی ہیں کہ اگر آپ ان کا تجسّس کریں۔ ان کے پیچھے چلیں تو بہت بڑا مضمون ہے جو آپ کے سامنے ابھرے گا۔ میں نے بارہا ان باتوں پر غور کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ گھر کی روزمرہ کی بدخلقی ہمارے معاشرہ کی اکثر خرابیوں کی ذمہ دار بن جاتی ہے۔ جن خاندوں کا بیویوں کے ساتھ حسن و احسان کا تعلق نہ ہو۔ ان کے نازک جذبات کا احساس نہ ہو۔ کبھی زیادتی بھی ہو جائے تو حوصلہ سے کام نہ لے سکیں وہ بھی اپنی اولاد کے لئے ماؤں کے قدموں تلے سے جنت چھین لیتے ہیں اور ایسے مرد بھی ماؤں کے قدموں تلے سے جنت چھین لیتے ہیں جو ماؤں کی بے راہ روی کو بغیر اظہار افسوس کے قبول کرتے چلے جاتے ہیں۔ پس ماں اور باپ کے تعلق کے توازن ہیں جو آئندہ نسلوں کے بنانے یا بگاڑنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ جن گھروں میں مائیں مظلوم ہوں جب باپ ان گھروں سے چلے جاتے ہیں تو مائیں اپنے بچوں کے کانوں میں ان باپوں کے خلاف باتیں بھرتی چلی جاتی ہیں اور یہ ایک ایسا طبعی قانون ہے جو تمام دنیا میں رائج ہے۔ ایسی نسل پیدا ہوتی ہے جو باپ کی باغی ہوتی ہے اور باغی نسلیں پھر ہر نظم و ضبط کی ہر نظام کی باغی ہو جایا کرتی ہیں۔ مائیں سمجھتی ہیں کہ ہم نے اپنی اولاد کی زیادہ ہمدردی حاصل کر کے باپ سے اپنا بدلہ اتارا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنا بدلہ نہیں اتار رہیں بلکہ اولاد کو برباد کر رہی ہیں اور آئندہ کے لئے اسے کسی کام کا نہیں چھوڑتیں۔ وہ اولاد جو اپنے باپ کے خلاف چاہے جائز شکایات ہی ہوں، بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے لگ جاتی ہے اسے مذہب کی بھی کوئی قدر نہیں رہتی، معاشرے کی بھی کوئی قدر نہیں رہتی۔ اس کا احترام بالعموم اٹھ جاتا ہے۔ اور ایک باغی طرز کے مزاج کے لوگ پیدا ہونے شروع ہوتے ہیں۔ اب ان باتوں کو مزید بڑھا کر دیکھیں تو یہی مرد ہیں جو آئندہ کسی کے خاوند بننے والے ہیں۔ آئندہ عورتوں سے تعلق قائم کرنے والے ہیں تو اس ماں نے درحقیقت اپنا بدلہ خاوند سے نہیں اتارا بلکہ آنے والی معصوم عورتوں سے اتارا ہے۔ اس نے ایسے بدتمیز بچے پیدا کر دیئے جنہوں نے اس ظلم کو جاری رکھا جوان کے باپ نے ماں سے روا رکھا تھا۔ اسی طرح اس کے برعکس بھی صورت حال ہوتی ہے مائیں بے راہ رو ہو جاتی ہیں اور خاوند ان کو روکنے سے عاجز آ جاتے ہیں کیونکہ شروع ہی سے بعض عورتیں اس رنگ میں اپنے مردوں سے تعلقات قائم کرتی ہیں کہ گویا وہ بہتر معاشرہ سے آئی ہیں وہ زیادہ تعلیم یافتہ ہیں وہ زیادہ باتوں کو سمجھتی ہیں۔ مرد میں نقائص ہیں اس کے باوجود انہوں نے قبول کر لیا۔ مرد کا خاندان نسبتاً ہلکا ہے اس کے باوجود شہزادی ان کے گھر آگئی۔ وہ یہ باتیں منہ سے کہیں نہ کہیں ان کی طرز عمل بتا رہی ہوتی ہے کہ میں اونچی ہوں تم نیچے ہو اور وہ نیچے پھر ہمیشہ کے لئے واقعتہ "نیچے ہو جاتے ہیں بری باتوں کو گھر میں دیکھتے ہیں' خلاف (دین) باتوں کو رائج دیکھتے ہیں اور ان کو جرأت نہیں ہوتی کہ ان کو روک سکیں۔ اب اندازہ کیجئے کہ ایسی اولاد جو ایسے گھر میں پل رہی ہو وہ کیا سیکھے گی اور کیا سوچ کر بڑی ہو گی۔ رفتہ رفتہ اس اولاد کے دل سے اس ماں کی عزت بھی اٹھ جاتی ہے۔ باپ کہے یا نہ کہے وہ بڑے ہو کر اس ماں کے خلاف گواہیاں دیتے ہیں اور دل سے جانتے ہیں کہ اس ماں نے نہ باپ سے صحیح سلوک کیا نہ حقوق ادا کئے نہ ہماری صحیح تربیت کی لیکن یہ سب جاننے کے بعد باوجود وہ بد اثر کو بہتر اثر کی نسبت جلدی قبول کرتے ہیں۔

میں وقت کی رعایت سے اس خطاب کو نسبتاً "چھوٹا کروں گا لیکن یہ بات میں آپ کو سمجھانی چاہتا ہوں کہ ایک راز کو آپ اچھی طرح ذہن نشین کر لیں اور بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں یہ بات خوب یاد رکھیں کہ جس طرح پانی نچلی سطح کی طرف بہتا ہے۔ اسی طرح فطرت انسانی میں یہ بات داخل ہے کہ مشکل چیز کو قبول کرنے کی بجائے اگر آسان چیز میسر ہو تو اسے قبول کرتی ہے۔ پس ماں اور باپ کے اخلاق میں سے جس کا اخلاق بدتر ہو بالعموم وہی اولاد میں رائج ہو جاتا ہے۔ پس دونوں طرف کی کمزوریاں آگے جا کر جمع ہوتی ہیں اور بعض دفعہ ضرب کھا جاتی ہیں اس لئے گھر کے معاشرے کو جنت بنانا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ بہت باریک نظر سے ان باتوں کو اور ان تعلقات کو دیکھنا چاہئے۔ آخری فیصلہ اس بات سے ہو گا کہ آپ کا گھر آپ کے لئے جنت بنا ہے کہ نہیں۔ آپ کے خاوند کے لئے جنت بنا ہے کہ نہیں۔ آپ کے بچے آپ دونوں سے برابر پیار کرتے ہیں اور احترام کرتے ہیں کہ نہیں۔ اگر مرد میں کمزوریاں ہیں تو عورت حتی المقدور ان سے صرفِ نظر کرتی ہے کہ نہیں لیکن کوشش ضرور کرتی ہے کہ ان کمزوریوں کو دور کرے۔ نیک اور پاک مخلصانہ نصیحت کے ذریعہ وہ اپنے خاوند کو سمجھاتی رہتی ہے اگر ایسا ہے تو اچھا ہے۔ اگر پہلی باتیں ہیں تو پھر وہ عورت اپنی آئندہ نسلوں کی تربیت کی اہل نہیں ہے۔ یہی حال مردوں کا ہے پس اگرچہ حضور اکرم ﷺ نے مردوں کا نام نہیں لیا اور عورتوں کا لیا ہے تو اس میں بڑی گہری حکمت ہے مگر گھر کی جنت بگاڑنے میں یقیناً مرد بھی ایک بڑا بھاری کردار ادا کرتے ہیں اور عورت کا کام ہے کہ اپنی اولاد کی ان سے حفاظت کرے۔ حفاظت کیسے کی جائے؟ یہ ایک باریک نکتہ میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں۔

جب مرد کے مظالم یا مرد کی زیادتیاں کسی عورت کا دل ٹکڑے ٹکڑے کر رہے ہوں تو مرد کے جانے کے بعد اس کا ردعمل یہ فیصلہ کرے گا کہ وہ اپنی اولاد کی اس ظالم مرد کی عادتوں سے حفاظت کر رہی ہے کہ نہیں۔ اگر وہ اس اولاد کو اپنا ہمدرد بنانے کی خاطر بڑھا چڑھا کر ان باتوں کو بیان کرے اور ظلموں کے قصے بتا کر آنسو بہائے اور انہیں اپنائے اور انہیں کہے کہ تمہارا ظالم باپ ہے، تو اپنے ہاتھوں سے اس نے ان کو برباد کر دیا اور ان کی حفاظت کرنے کی بجائے مرد کے ظلموں کو ان تک پہنچنے کی اجازت دی۔ اگر وہ قربانی کرے اور مرد کے ظلم اور اولاد کے درمیان حائل ہو جائے۔ اپنے پر اپنے سینے پر مرد کے ظلم لے لیکن اولاد تک ان کا نقص نہ پہنچنے دے تو اس کی مثال ایک ایسی مرغی کی طرح ہو گی جو کمزور جانور ہے لیکن جب چیل اس کے بچوں پر جھپٹتی ہے تو اپنے پروں تلے ان کو لے لیتی ہے۔ خود کتنا ہی دکھ اٹھائے۔ خود چاہے اس راہ میں ماری جائے لیکن اپنے بچوں تک اس ظالم چیل کا نقصان نہیں پہنچنے دیتی سوائے اس کے مرنے کہ بعد وہ ان سے جو چاہے کرے۔ یہ وہ سچی ماں ہے جو ایک جانور کے اندر ہمیں دکھائی دیتی ہے۔ اے (۔) خواتین! کیا تم جانوروں میں سے ایک سچی ماں کے برابر بھی نہیں ہو سکتی؟ (۔) آخری فیصلہ اس بات سے ہو گا کہ آپ اپنی اولاد اور بد اثرات کے درمیان حائل ہو کر ہر قیمت پر اپنی اولاد کو ان بد اثرات سے روک سکتی ہیں کہ نہیں روک سکتیں۔

پس بہت سی ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جو گھروں کو بناتی ہیں یا بگاڑتی ہیں۔ اس مختصر نصیحت میں (مجھے پتہ ہے کہ وقت زیادہ ہے لیکن پھر بھی میں مختصر نصیحت کہنا چاہتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ مضمون بہت ہی لمبا ہے اور تھوڑے وقت میں تفصیل سے بیان نہیں ہو سکتا۔) یہ نمونے میں نے آپ کے سامنے رکھے ہیں ان کو بڑھا لیں اور بیدار مغزی کے ساتھ اپنے گھروں میں (۔) ان توقعات کو پورا کرنے کی کوشش کریں جو آپ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ آخری نتیجہ اس کا یہ نکلے گا کہ اگر آئندہ نسل جہنم کی طرف قدم بڑھانے والی نسل ہو (۔) تم نے اپنے پیچھے جنت نہیں چھوڑی۔ تمہارے پاؤں سے جہنم کی لپٹیں تو نکلیں لیکن جنت کی تسکین بخش ہوائیں نہ چلیں۔ اس لئے کیا آپ اس شکوہ کے مقام پر اپنے آپ کو دیکھنا چاہتی ہیں کہ نہیں۔ اس کسوٹی کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں (۔)

(حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ)

تحریک جدید کا مطالبہ۔

اپنے ہاتھ سے کام کرنا

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

احباب کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں سادہ کھائیں سادہ کپڑا پہنیں۔ دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ کوئی احمدی بیکار نہ رہے۔ اگر کسی کو جھاڑو دینے کا کام ملے تو وہ بھی کرے۔ اس میں بھی فائدہ ہے۔ بہرحال کوئی نہ کوئی کام کرنا چاہئے۔ ہر شخص کوشش کرے کہ وہ بیکار نہ رہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد

بڑوں کا ادب

بڑوں کا ادب تقریباً تمام معاشروں میں کسی نہ کسی رنگ میں ضرور پایا جاتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میں جب جماعت کی طرف سے افریقہ بھجوایا گیا تو وہاں قبائل میں ELDERS کا رواج تھا یعنی قبائل کے تمام معاملات ایک کونسل میں طے پاتے تھے اور یہ کونسل COUNCIL OF ELDERS کہلاتی تھی جب کوئی اہم فیصلہ کرنا ہوتا یا چیف وفات پا جاتا تو یہی کونسل چیف کا انتخاب کرتی اور چیف کونسل کے مشورہ پر قبائلی امور طے کرتا تھا۔ معمر اور جہاندیدہ لوگوں کا احترام کیا جاتا۔ جماعت بھی اسی روایت کا احترام کرتے ہوئے ELDERS سے جماعتی امور میں مشورہ لیتی تھی اور اگر کسی موقعہ پر کسی وجہ سے وہ نظر انداز ہو جاتے تو انہیں برا محسوس ہوتا تھا۔ ہمارے بلوچستان۔ سرحد اور آزاد علاقہ میں یہی "بڑے" قبائل کے معاملات طے کرتے ہیں۔ موجودہ جمہوریت کے دور میں جو دو ہاؤسوں کا رواج ہے شاید اس کی اگر تاریخی نہیں تو نفسیاتی پس منظر یہی ہو کہ عمر رسیدہ لوگوں کے تجربہ سے قوم فائدہ اٹھاتی رہے جبکہ وہ ACTIVE پالیٹکس میں حصہ لینے کے قابل نہ رہیں۔ امریکہ میں ریڈ انڈین قبیلوں میں معمر لوگوں کو بڑے احترام اور عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے بلکہ ان کے خیال کے مطابق تو فوت شدہ لوگوں کی روحیں قبیلہ کی نگرانی اور ان کی راہنمائی بھی کرتی رہتی ہیں۔ چینیوں میں بھی معمر لوگوں کو بڑی عزت اور احترام کا مقام دیا جاتا ہے۔ یہ ہی حال جاپانیوں کا ہے۔ لیکن جس بات کا افسوس ہے وہ یہ ہے کہ یہ روایت موجودہ دور میں بڑی سرعت کے ساتھ ختم ہوتی جا رہی ہے۔ اس میں تنزل گذشتہ تیس چالیس سال سے نمایاں ہو کر نظر آنے لگا ہے۔ اور اب تو یہ حال ہے کہ جس طرح برف کے گولے کو برفانی ڈھلوان پر لڑھکا دیں تو وہ ہر لمحہ بڑے سے بڑا ہوتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنے سامنے آنے والی ہر چیز کو بہا کر لے جاتا ہے۔ یہ ہی حال بڑوں اور بزرگوں کی تعظیم کا ہو رہا ہے۔ خدا معلوم ہماری نسل سے کہاں غلطی ہو گئی۔ کس موڑ پر غلط قدم اٹھا لیا کہ یہ سلسلہ رکنے کی بجائے تیز تر ہی ہوتا چلا جا رہا ہے۔

مجھے یاد پڑتا ہے کہ ہمارے بچپن کے زمانے میں بزرگوں کا خواہ وہ جماعت میں اپنی نیکی یا پارسائی کی بنا پر کوئی مقام رکھتے ہوں یا نہیں نوجوان، عمر رسیدہ لوگوں کا احترام کرتے تھے۔ وہاں ماں باپ کے دوسروں سے جھگڑوں یا اختلاف کی وجہ سے بڑے چھوٹے نہیں ہو جاتے تھے اور احترام نہیں کھو دیتے تھے اور ان کی اولاد سے نہ تعلقات ٹوٹتے یا والدین کے احترام میں کوئی کمی آتی تھی اور نہ ہی والدین اور عزیز و اقارب اپنی اولاد کو ان ذاتی رنجشوں میں ملوث کرتے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ کے اپنے قریبی رشتہ دار ان کے شدید ترین مخالفوں میں سے تھے اور وہ کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے جہاں وہ حضور کو تکلیف نہ پہنچاتے ہوں۔ ایک دوسرے سے مراسم بھی نہ تھے۔ مگر جب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے جو بچہ تھے ایک موقعہ پر ان کا نام یعنی خالی مرزا امام دین کہا تو حضور نے تنبیہہ فرمائی کہ میاں تمہارے تو وہ بہر حال رشتہ میں چچا ہیں اس طرح ان کا نام لینا سوء ادب ہے۔ مگر اب زمانہ یہ آگیا ہے کہ رشتہ میں بڑوں کو جن سے بدقسمتی سے کوئی اختلاف یا رنجش ہو ان کی اولادیں نہ رشتوں کا احترام کرتی ہیں نہ عمر کا لحاظ۔ ان کے پاس سے گذر جاؤ تو سلام کرنا تو دور کی بات ہے چہرے پر پہچان کے آثار تک ظاہر نہیں ہوتے۔ یہ کوئی اچھی بات نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ قول کہ جو سلوک تم دوسروں سے روا رکھتے ہو اور جوان کے لئے پسند کرتے ہو یاد رکھو تم ایک دن خود اس میں سے ضرور گذرو گے بہت آزمایا ہوا ہے۔ انسان کو ہر وقت اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے رہنا چاہئے کہ وہ محبت اور آشتی کی فضا پیدا کرنے کی بجائے نفرتوں کی فصل بوتے ہیں۔ وہ جو عدم احترام کی فضاء پیدا کر رہے ہیں اس کی آگ کے جھلساؤ سے وہ خود بھی نہ بچ سکیں گے اور معاشرہ میں جو ایک اچھی روایت تھی وہ اس کی خود اپنے ہاتھوں سے جڑ کاٹ رہے ہیں۔ قبائل پرستی کی آگ نے اسلام پر ابھی چالیس سال نہیں گزرے تھے کہ اس کے تارو پود کو ہلا کر رکھ دیا تھا ان روایتوں کو خاندانی صورت میں پھر سے زندہ مت کرو۔

میں نہیں کہتا کہ یہ تمام قصور نئی پود کا ہے۔ تالی کبھی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی۔ اس میں ہماری نسل بھی اتنی ہی ذمہ دار ہے۔ اول تو یہ پرانی نسل اپنے اندر وہ وقار پیدا نہیں کرتی جو دوسروں سے عزت کرواتی ہے۔ انگریزی میں ایک مثل مشہور ہے کہ۔

FAMILIARITY BREEDS CONTEMPT

بڑوں کو ایک عمر کے بعد جا کر سمجھ لینا چاہئے کہ اب وہ ماہی منڈا نہیں رہے۔ انہیں نشست و برخاست۔ لباس اور گفتار میں وقار پیدا کر لینا چاہئے۔ وہ اگر نئی نسل سے مذاق بھی کریں تو وہ شستہ اور مہذب ہونا چاہئے اس میں بھونڈا پن نہیں آنا چاہئے۔ آج کل تو لوگ ستر سال کی عمر سے بھی تجاوز کر جاتے ہیں اور بالوں کو اتنا گہرا خضاب لگاتے ہیں کہ بیس سال کے نوجوان کے بال بھی شرمائیں۔ لباس کے معاملہ میں بھی یہ ہی حال ہوتا ہے۔ انسان کو اپنے آپ کو جوان دیکھنے کی خواہش اتنی ہی پرانی ہے جتنی یہ دنیا مگر اس میں مقبولیت اور وقار کو ہاتھ سے جانے نہ دینا چاہئے۔ پھر بڑوں کا نوجوانوں سے سلوک یہ غمازی نہیں کرتا کہ وہ ان کے بڑے اور بزرگ ہیں۔ بڑے ہوتے ہوئے چھوٹوں سے سلوک محبت اور شفقت کا ہونا چاہئے۔ اگر آپ نامناسب مذاق کریں گے تو آپ خود ان کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ بھی آپ سے اسی لہجہ میں بات کریں۔ اگر وہ ادب کی وجہ سے ایسا نہ بھی کریں تو بھی ان کے دلوں سے آپ کا احترام اٹھ جائے گا۔ نیز بڑوں کو چاہئے کہ وہ اپنی اولاد کو اور دوسرے عزیزوں۔ واقفوں کی اولاد کو ایک مقام پر لے آئیں۔ اگر وہ اپنی اولاد کی جائز اور ناجائز طرف داری کریں گے تو اس کے جراثیم اگلی نسل میں منتقل ہو جائیں گے اور یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ انصاف اور عدل کے نام کی کوئی شئے نہیں۔ سوسائٹی کا تانا بانا رشتوں میں ہی محصور رہے۔ اس کی بناء تحریم انسانیت پر نہیں اور نہ ہی حق اور صداقت پر ہے۔ جس طرح چھوٹوں پر لازم ہے کہ بڑوں کا احترام کریں اسی طرح بڑوں کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ چھوٹوں کی عزت کریں۔ بچوں کے سامنے کبھی ان کے والدین اور قریبی عزیزوں کے متعلق تحقیر سے بات نہ کریں۔ بچوں کے لئے والدین سے محترم اور کوئی نہیں ہوتا۔ جب آپ ان کے متعلق کوئی ایسی بات کریں جس سے ان کی سبکی کا پہلو نکلتا ہو تو آپ کیسے امید رکھ سکتے ہیں کہ وہ آپ کا احترام کریں۔ بعض دفعہ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے تو کوئی تحقیر آمیز الفاظ استعمال نہیں کئے میں نے تو اس کی فلاں کمزوری یا فلاں نقص کا ذکر کیا تھا یا نقل اتاری تھی۔ یہ آپ خود فیصلہ کر لیں کہ اگر آپ کے متعلق آپ کے بچوں سے کوئی دوسرا شخص ایسی بات کرے تو آپ کا کیا ردعمل ہو گا۔

بڑوں میں اختلاف رائے کی برداشت کے مادہ کا اکثر فقدان ہی رہا ہے۔ بہت کم ماں باپ ساس سسر۔ چچا چچی یا ماموں ممانی ایسے ہوتے ہیں جو بچوں کی اختلاف رائے کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ ویسے یہ مقام بڑا نازک ہے بچہ نے کہاں حد ادب کو توڑا ہے اور کہاں اس نے صرف اپنے خیالات کا اظہار ہی کیا ہے بہت مشکل ہوتا ہے۔ بالعموم بچوں کو اپنے خیالات کے اظہار سے کوئی نہیں روکتا۔ یہ اچھی بات ہے۔ مشکل وہاں ان کو پڑتی ہے جہاں بحث مباحثہ کا رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ جہاں بھی شک کی گنجائش ہو وہاں بچوں کو چاہئے کہ وہ پھر اس سے احتراز کریں۔ جو بات یا جن خیالات کا وہ اظہار کرنا چاہتے ہیں وہ ہو جانے کے بعد انہیں پھر بحث مباحثہ سے پرہیز کرنا ہی ان کے حق میں بابرکت ہے۔ جہاں بھی آپ کو محسوس ہو کہ اب بات بحث مباحثہ کا رنگ پکڑتی جا رہی ہے خاموشی اختیار کر لیں یا یہ کہہ کر کہ ممکن ہے کہ آپ کا خیال ہی درست ہو۔ کیونکہ امکان تو ہر بات کا رہتا ہے۔ نہ آپ خدا ہیں نہ ہی آپ کے بڑے۔ کہ ان کی یا آپ کی بات حرف آخر ہو۔ موضوع کو بدل دیں۔

جو چیز نئی پود کو سب سے زیادہ متاثر کرتی ہے وہ قول اور فعل کی مطابقت ہے اور جس چیز سے وہ سب سے زیادہ نفرت کرتے ہیں وہ اس کا تضاد ہے۔ نوجوان جب بڑوں کے قول اور فعل میں تضاد دیکھتے ہیں تو ایک طرف جہاں معاشرہ کی اقتدار پر ان کا ایمان اٹھ جاتا ہے وہاں آپ کی ذات پر یقین بھی۔ یہ بات نئی پود کو برداشت نہیں۔ ان کی نظر میں وہ ہی قابل احترام ہے جو ہے سو ہے۔ وہ وہی ہے جو نظر آتا ہے۔ اس کی زندگی اور اس کے معیار کے دوہرے اصول نہیں ہوتے کہ پرائیویٹ زندگی اور پبلک زندگی اور۔ پھر بڑوں کو خود پسندی اور خود نمائی کی بجائے نئی نسل کے معاملات میں دلچسپی لینی چاہئے۔ اور نوجوانوں کو احساس ہو کہ وہ واقعی ان کے لئے ہمدردی کا جذبہ رکھتے ہیں۔ دنیا میں "میں" نے بڑی خرابی پیدا کی ہے۔ آپ کا وقت گذر گیا۔ اگر آپ اپنی زندگی کے واقعات تحدیث نعمت کے طور پر یا مثال کے طور پر بیان کریں تو دوسروں پر گراں نہیں گذر رہا ہوتا لیکن چوں ہی آپ ہمیں است کے میدان میں جولانیاں کرنی شروع کر دیتے ہیں تو جوان نسل اتنی بے وقوف نہیں کہ وہ اس کا مدعا نہ سمجھ سکے۔ جتنی انکساری انسان کو متاثر کرتی ہے لاف زنی اتنا ہی متنفر کرتی ہے۔

گو میں نے مضمون بزرگوں کے ادب کے

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نون سین

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

مہاجرین کی تعداد میں اضافہ

اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین نے کہا ہے کہ دنیا بھر میں مہاجرین کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے آج سے دس سال قبل مہاجرین کی تعداد ایک کروڑ ۱۰ دس لاکھ تھی۔ اور اب ۱۹۹۳ء کے نصف تک یہ تعداد ایک کروڑ ۸۲ لاکھ ہو چکی ہے اور ان کے علاوہ دو کروڑ ۴۰ لاکھ مزید افراد ملکوں میں خانہ جنگی کی وجہ سے اپنے گھروں کو چھوڑ چکے ہیں یہ بات ایک رپورٹ میں بتائی گئی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ یہ معاملہ ایک بہت بڑے چیلنج کی صورت میں سامنے آرہا ہے کہا جاتا ہے کہ مہاجرین کے متعلق اس تفصیل کے ساتھ یہ رپورٹ پہلی دفعہ منظر عام پر آئی ہے جس میں ہر قسم کی تفاصیل دی گئی ہیں اور آئندہ کے اضافے بھی شامل ہیں۔ یہ رپورٹ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے ۱۹۹۳ء کے نصف تک کی ہے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس وقت تک سولہ لاکھ افغان مہاجر پاکستان اور ایران سے اپنے گھروں کو واپس جا چکے تھے اور افریقہ میں جو لوگ اپنے گھروں کو واپس گئے ان کی تعداد تیرہ لاکھ ہے اور ان کا تعلق موزمبیق سے ہے افغانی' انگولا کے لوگ' کمبوڈیا کے لوگ وسطی امریکہ' حبشہ اور موزمبیق یا صومالیہ کے لوگ زیادہ تر واپس گئے ہیں۔ یہ دراصل ایسے علاقے ہیں جہاں علاقائی یعنی لسانی جھگڑے خانہ جنگی کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ ہائی کمشنر موصوفہ نے کہا ہے کہ اس بات کی ضرورت ہے کہ ہر ملک قومی سطح پر اس بات کی کوشش کرے کہ حالات بہتر ہوں اور اس کے باشندے دوسرے ممالک میں جا کر مہاجرین کی صف میں نہ شامل ہوں لیکن جس ملک میں مہاجرین موجود ہوں اس ملک کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ جب انہیں مہاجر قرار دے دیا گیا ہے تو ان کے ساتھ بہتر سلوک ہونا چاہئے۔

جنرل آصف نواز کی موت

وزیر داخلہ نصیر اللہ خان بابر نے گزشتہ ہفتہ کے روز بتایا کہ بیرونی ایجنسیاں جو سابق آرمی چیف جنرل آصف نواز کی موت کے اسباب پر تحقیق کر رہی ہیں انہوں نے ان تمام لوگوں کے خون کا نمونہ مانگا ہے جو مرحوم کے قریب رہتے تھے۔ مسٹر نصیر اللہ بابر نے صحافیوں کو پارلیمنٹ ہاؤس میں بتایا کہ ماہرین نے یہ کہا ہے کہ یقینی طور پر کسی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے ان لوگوں کے خون کے نمونوں کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ان ماہرین نے یہ بھی کہا ہے کہ جنرل آصف نواز کی موت اس پانی کی آلودگی سے نہیں ہوئی جو وہ استعمال کرتے تھے۔ بابر نے کہا کہ ماہرین نے آصف نواز کی فیملی کی میڈیکل ہسٹری بھی طلب کی ہے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ ان کے خاندانوں میں کون سی بیماری عمومیت کے ساتھ پائی جاتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ جب یہ ماہرین اپنی رپورٹ تیار کر لیں گے تو ہمیں یقین ہے کہ یہ رپورٹ ہر لحاظ سے مکمل ہو گی اور اس میں تمام پہلوؤں کو غور کرنے کا نتیجہ شامل ہو گا۔ یہ ماہرین امریکہ برطانیہ اور فرانس سے تعلق رکھتے ہیں اور انہوں نے مٹی کے مزید نمونے مانگے ہیں۔ اس مٹی کے جو مرحوم کی قبر کے گرد ہے تاکہ وہ یہ معلوم کر سکیں کہ اس میں کوئی زہریلے اثرات پائے جاتے ہیں یا نہیں کیونکہ مرحوم کے جسم میں اگر کوئی زہر داخل ہوئی ہے تو کیا اس زہر کی وجہ سے ان کی قبر کے گرد کی مٹی بھی متاثر ہوئی ہے یا نہیں وزیر موصوف نے یہ بھی کہا کہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان ماہرین کی رپورٹ کب ملے گی لیکن یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ جونہی یہ رپورٹ مکمل ہو گی ہمیں مل جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ انہیں اس بات کا کوئی علم نہیں ہے کہ اس سلسلے میں ابھی تک کسی کو حراست میں لیا گیا ہے یا نہیں کیونکہ شروع میں بعض بڑے بڑے لوگوں کے نام لئے گئے تھے اور حراست میں لینے کے متعلق پولیس ہی پوری طرح بتا سکتی ہے انہوں نے اس بات کو رد کر دیا کہ اس مقدمہ کی سماعت ایک فوجی عدالت کرے گی انہوں نے کہا کہ اب ہمارے ہاں مارشل لاء نافذ نہیں ہے۔ اب یہ حکومت اپنے آپ کو فوجی معاملات میں کیوں ملوث کرے۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ چیف آف آرمی سٹاف کی حفاظت کے انتظامات پہلے سے بہتر ہو چکے ہیں یا نہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ فوج کا کام ہے اور اس کے ذمہ دار فوج ہی کے ذمہ داران ہیں

الفضل میں عالمی اور ملکی خبریں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

"اخبار الفضل خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تقسیم ہندوپاک سے پہلے برصغیر میں مسلسل بلا روک وٹوک مکمل آزادی کے ساتھ جماعت کی علمی' روحانی اور مذہبی خدمات سرانجام دیتا رہا اور اس اخبار نے جماعت کے ایک بڑے حصہ کو دنیا کے روزمرہ کے اخباروں سے بھی ایک حد تک مستغنی رکھا کیونکہ عالمی اور ملکی خبریں نہایت عمدہ اور دلچسپ انداز میں اختصار کے ساتھ اس اخبار میں شائع ہوتی رہیں۔"

(الفضل انٹرنیشنل ۳۰۔ جولائی ۱۹۹۳ء)

مغل باغات

گزشتہ جمعرات کے روز ٹیکسلا واہ میں جو سیمینار مغل باغات کے متعلق منعقد ہوا تھا وہ ایسے فیصلوں پر منتج ہوا کہ ان باغات کا سروے جاری رکھنا چاہئے اور ان کے متعلق دستاویزات اکٹھی کر کے تحقیق کا کام مستقل بنیادوں پر کیا جانا چاہئے یہ سیمینار عالمی سطح پر منعقد کیا گیا تھا اسی لئے اس سلسلے میں مزید کام کرنے کے لئے بیرونی ممالک کے ماہرین نے بھی اپنی خدمات پیش کی ہیں وہ ٹیکنیکی طور پر بھی مدد کریں گے اور مالی طور پر بھی اس لئے کہ یہ باغات اگرچہ ہیں تو پاکستان میں لیکن تاریخی حیثیت قائم ہو جانے کی وجہ سے ان کی عالمی حیثیت قائم ہو جاتی ہے۔ یونیورسٹیوں کے طلباء سے بھی کہا گیا ہے کہ وہ بھی اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کریں اور ٹیکنیکی ماہرین کی ریسرچ میں ان کا ہاتھ بٹائیں اس سلسلے میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ورکشاپز اور سمپوزیم منعقد کئے جایا کریں جو قومی سطح پر بھی ہوں اور عالمی سطح پر بھی۔ اس سیمینار میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک مشاورتی بورڈ مقرر کیا جانا چاہئے جو عام طور پر مختلف حالات کا جائزہ لیتا رہے اس رپورٹ میں ڈاکٹر احمد نبی خان ڈاکٹر محمود حسین ڈاکٹر جیمز و۔ سکاٹ اور ڈاکٹر محمد رفیق مغل شامل ہونے چاہئیں امید کی جاتی ہے کہ اس سیمینار کے نتیجہ میں مغل بادشاہوں کے لگائے ہوئے باغات کی مکمل طور پر دیکھ بھال ہوتی رہے گی اور نہ صرف عوام الناس کے لئے یہ تفریح گاہیں خوشی کا باعث بنتی رہیں گی بلکہ عالمی طور پر مغل بادشاہوں کے اس ورثہ کی تاریخی حیثیت بنتی رہے گی۔

ایک سایہ' جدھر نظر جائے
سارے ماحول پر بکھر جائے

تُو مرے سامنے تو ہے' لیکن
کاش منظر بھی کچھ نکھر جائے

اب ترے ہجر کا مجسم دکھ
میری ہر سانس میں اتر جائے

میرے ہر گام پر مرے ہمراہ
تیری یادوں کا اک شجر جائے

گر نہ تیری گلی میں بیٹھ رہے
مجھ سا پاگل کوئی کدھر جائے

گر مسافر نہ ہو مدینے کا
میرا ہر لفظ بے اثر جائے

دے تو ایسا وجود دے یارب
اس کے قدموں میں جو بکھر جائے

آصف محمود باسط

بقیہ : ص۵

عنوان سے شروع کیا تھا لیکن یہ نوجوانوں کی بزرگوں کے متعلق شکایات میں ڈھلنا شروع ہو گیا ہے۔ ہماری نسل تو اب پابہ رکاب بیٹھی ہے۔ یہ دنیا تو نوجوانوں کی ہے۔ نوجوان کہیں مجھے موردالزام نہ ٹھہرائیں کہ ان کا نقطہ نگاہ پیش کرنے سے کترا گیا ہوں اور اپنی عمر کے لوگوں کے حقوق پر ہی مضمون اٹھا رکھا ہے۔ لیکن آخر میں میری درخواست ہے کہ ہماری نسل سے جو غلطیاں ہوئیں سو ہوئیں تم یہ ناسور اپنی نسل سے آگے نہ چلنے دو۔ غلطیاں ہوتے ہوئے بھی بڑے تمہاری احترام کی جگہ پر ہیں وہ اگر اپنے اعمال سے اس مقام کے حق دار نہیں ہوئے تب بھی ان سے احترام سے پیش آؤ کہ آنے والی نسل تمہارا ہر جہت سے احترام کرے اور تمہیں اس کا حق دار بھی جانے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ عزیزہ مکرمہ امتہ الحی صاحبہ بنت مکرم عبدالحی صاحب دارالبرکات ربوہ کا نکاح بہمراہ عزیز مکرم ارشاد احمد صاحب ابن مکرم چوہدری مختار احمد صاحب چک نمبر ۲۱۹ ر-ب گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد مورخہ ۲۹- اکتوبر ۱۹۹۳ء کو بیت البرکات ربوہ میں مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر نے حق مہر مبلغ بیس ہزار روپے پر پڑھا- احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے کامیاب ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

○ عزیزہ مکرم نجمہ طور صاحبہ بنت مکرم میاں غلام محمد صاحب صدر گوگیرہ ضلع اوکاڑہ کا نکاح بہمراہ عزیز مکرم شاہد احمد طور مقیم جرمنی ابن مکرم میاں صلاح الدین صاحب دارالعلوم غربی مورخہ ۱۲- نومبر ۱۹۹۳ء کو مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھا اور دعا کرائی- احباب کرام سے رشتہ کے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

○ عزیز مکرم کمال الدین مصور احمد صاحب حال مقیم جرمنی ابن مکرم میاں صلاح الدین صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کا نکاح بہمراہ عزیزہ مکرمہ زاہدہ احمد صاحبہ بنت مکرم میاں غلام محمد صاحب صدر گوگیرہ ضلع اوکاڑہ بعوض حق مہر مبلغ پچاس ہزار روپے مورخہ ۱۲- نومبر ۱۹۹۳ء کو محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بیت المبارک ربوہ میں پڑھا اور دعا کرائی- احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

درخواست دعا

○ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری بشیر احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ چک ۹۶ صر تح گ ب ضلع فیصل آباد کی آنکھ کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے-

○ مکرم ملک عطاء اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ چوڑا سکھر ضلع شیخوپورہ کی آنکھ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے-

○ مکرم جمیل ناصر صاحب پسر صوفی امین صاحب کا اپنڈیکس کا کامیاب اپریشن جرمنی میں ہوا ہے-

○ محترمہ نسیم خالد صاحبہ اہلیہ شریف خاں نیازی صاحب ربوہ دانت کے درد کی وجہ سے کافی عرصہ سے تکلیف میں مبتلا ہیں-

○ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب فیصل آباد ہسپتال میں زیر علاج ہیں-

○ مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ زوجہ مکرم منیر احمد صاحب ساکن سنگھ پور بہت بیمار ہیں-

ان سب کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے-

تبدیلی نام

○ خاکسار نے اپنا نام غلام محمد ناصر سے تبدیل کر کے کاشف رضا رکھ لیا ہے- براہ کرم آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے-

کاشف رضا
ابن وزیر محمد
۲/۱۰ دارالعلوم غربی ربوہ

○ خاکسار نے اپنی بیٹی منصورہ کا نام بدل کر راشدہ طلعت رکھ دیا ہے- اسی طرح خاکسار نے اپنی بیٹی امتہ العزیز کا نام بدل کر ماریہ سطوت رکھ دیا ہے-

اب ان بچیوں کو نئے ناموں سے لکھا اور بلایا جائے-

محمود مجیب اصغر
۵/۶ دارالصدر شمالی ربوہ

نمایاں کامیابی

○ عزیز شہزاد احمد شاد ابن مکرم ارشاد احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ممدانہ ضلع منڈی بہاوالدین نے اس سال گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر ۴۴ ضلع منڈی بہاوالدین سے میٹرک کا امتحان ۶۱۲ نمبر لے کر پاس کر لیا ہے اور اپنے سکول میں جنرل گروپ میں سے بھی اور پوری کلاس میں سے بھی اول پوزیشن حاصل کی ہے-

انہوں نے اپنی سکول میں پہلی جماعت سے دسویں جماعت تک ہر سال اول پوزیشن حاصل کی ہے- اللہ تعالیٰ مزید کامیابیوں سے نوازے-

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات-

روس کے انتخابات

روس میں ۱۱/ دسمبر کو انتخابات ہوں گے- ان انتخابات میں حصہ لینے کے لئے ۲۱ سیاسی جماعتوں نے اپنے آپ کو رجسٹر کروانے کی کوشش کی تھی- کہا جاتا ہے کہ ان میں سے آٹھ پارٹیوں کو نااہل قرار دے دیا گیا ہے اور اس طرح اب ۱۳ پارٹیاں باقی رہ گئی ہیں- یہ انتخابات میں زور آزمائی کریں گی- یہ بھی بتایا گیا ہے کہ گزشتہ ایام میں جو حکومت کی مخالفت میں مظاہرے ہوئے تھے اور خاص طور پر پارلیمنٹ کے اندر بیٹھ کر مزاحمت کرنے کی جو کوشش کی گئی تھی- صرف اس سے تعلق رکھنے والی پارٹیوں کو نااہل قرار دیا گیا ہے باقی ملک کی جو بھی مختلف الخیال پارٹیاں ہیں انہیں اس پارلیمانی انتخاب میں حصہ لینے کی اجازت دے دی گئی ہے- روس میں ان انتخابات کے لئے دس کروڑ ووٹر رجسٹر ہو چکے ہیں اور دونوں ایوانوں کے لئے ۱۷۶۶ امیدوار آگے آئے ہیں یہ وہ امیدوار ہیں جو اصلاحات کے آغاز سے پہلے کی پارٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں- اس بات کا امکان ہے کہ اصلاحات کی حمایت کرنے والے ایوان بالا میں اکثریت حاصل کر لیں گے- لیکن وہ لوگ جو کمیونسٹ نظام سے تعلق رکھنا چاہتے ہیں وہ ایوان زیریں میں اپنے اقتدار کو قائم رکھنے میں کامیاب ہو سکیں گے اگرچہ یہ سب اندازے ہیں-

روس کی موجودہ حالت ایسی نہیں کہ جس کے متعلق پارٹیوں کے سیاسی استحکام کا صحیح طور پر جائزہ لیا جا سکے گزشتہ دنوں پرانے کمیونسٹوں نے سڑکوں پر مظاہرے کرنے کی کوشش کی تھی- ان کا خیال ہے کہ موجودہ حکومت کو بدل کر کمیونسٹوں کو واپس لایا جانا چاہئے- حکومت نے ان لوگوں کو منتشر تو کر دیا تھا لیکن ان کے منتشر ہو جانے کا یہ مطلب نہیں کہ ان کے خیالات بھی بدل گئے ہیں- اس لئے اس بات کا امکان ہے کہ وہ پارلیمانی انتخابات میں اپنا پورا زور لگائیں گے کہ بورس یلسن کے ساتھیوں کو شکست ہو اور پرانے کمیونسٹ ایک دفعہ پھر آگے آجائیں-

ولادت

○ مکرم شیخ اشفاق احمد صاحب کو مورخہ ۲۱-۹-۹۳ کو خدا تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے بچی کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "ریحانہ اشفاق" عطا فرمایا ہے بچی وقف نو میں شامل ہے- یہ بچی شیخ غلام علی صاحب کی پوتی اور مبارک احمد ظفر صاحب صدر جماعت ترگڑی کی نواسی ہے-

بچی کے نیک خادم دین ہونے اور درازی عمر کے لئے درخواست ہے-

بقیہ : ص ۱۲ سے

لئے دعائیں کیا کریں تو اللہ تعالیٰ آئندہ نسلاً بعد نسل آپ کے ذکر کو زندہ رکھے گا- اور آپ کے لئے دعائیں کرنے والے پیدا ہوتے رہے گے- پس وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جن کے پہلے بھی دعائیں ہوں- جن کے بعد میں بھی دعائیں ہوں اور خود بھی دعاؤں کے سائے تلے پرورش پا رہے ہوں- پس حقیقت میں دعا ہی ہے جس کے ذریعے ہم نے تمام دنیا میں (دین حق) کو از سر نو غالب کرنا ہے- اور ان دعاؤں کے نتیجے میں اور ان کے سائے تلے ہم نے قربانیوں میں آگے بڑھنا ہے-

(از خطبہ ۲/ نومبر ۱۹۹۰)

بقیہ : ص ۱ سے

علم کے شیدائی تھے- آپ کا زیادہ وقت لائبریری ہی میں گزرتا آپ لائبریری کے انچارج بھی تھے- محترم چوہدری وحید سلیم صاحب انسانی حقوق کے ادارے کے سرگرم ممبر بھی تھے اور اس سلسلہ میں گذشتہ چند سال میں آپ نے اہم خدمات انجام دیں-

محترم چوہدری صاحب موصوف قضا بورڈ کے رکن تھے اور آپ کو قائم مقام صدر قضا بورڈ کے طور پر بھی خدمات انجام بجالانے کا موقع ملا-

آپ کی وفات بے شک ایک جماعتی صدمہ ہے- اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے اور اپنی جزاء سے ان کی خدمات کا بہترین اجر عطا فرمائے اور ان کے درجات کو ہر لحہ و ہر آن بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے-

تبدیلی فون نمبر

○ دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان کا فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے- اب فون نمبر 212260 ہے- سابقہ نمبر 660 تھا- صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۷- نومبر- ہلکے بادلوں اور دھوپ کا سلسلہ جاری ہے ربوہ کا درجہ حرارت : ۲۴ درجے سنٹی گریڈ

○ درگاہ حضرت بل میں محصور جن افراد نے خود کو حکام کے حوالے کیا تھا ان کو پوچھ گچھ کے لئے سیکیورٹی فورسز کیمپ میں بھیج دیا گیا ہے جہاں ان کی شناخت اور پوچھ گچھ کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ مسلمان رہنماؤں اور مسجد کے متولیوں نے درگاہ کے اندر جاکر موئے مبارک کا معائنہ کیا۔ بھارتی وزیر اعظم نے بحران ختم ہونے پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ ایک ماہ تک جاری رہنے والے محاصرے کے نتیجے میں عالمی برادری کی نظریں مسئلہ کشمیر پر لگ گئی تھیں۔ محاصرے سے پوری وادی میں سخت کشیدگی پھیل گئی تھی ایک ماہ مسلسل ہڑتال جاری رہی۔

○ خیال کیا جا رہا ہے کہ درگاہ حضرت بل کے محصورین کو ۴۸ گھنٹوں کے اندر رہا کر دیا جائے گا۔ محصورین میں سے صرف ۲ کا تعلق آزاد کشمیر سے تھا درگاہ میں غیر ملکیوں یا پاکستانی فوجیوں کی موجودگی کے بھارتی دعوے غلط ثابت ہو گئے۔

○ درگاہ حضرت بل کے محصورین کے باہر آنے کے بارے میں حکومت کی طرف سے یہی بتایا جا رہا ہے کہ یہ محصورین از خود باہر آئے ہیں لیکن بی بی سی نے کہا ہے کہ خیال یہی ہے کہ محصورین اور انتظامیہ میں کچھ مفاہمت ہوئی ہے۔ محصورین کا کسی سمجھوتہ کے بغیر باہر آنا ممکن نہیں تھا۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ اب سیاسی استحکام کی بنیادیں رکھ دی گئی ہیں اقتصادی پالیسیوں پر عمل کرنا اب ممکن ہو گا۔

○ خواتین کی نشستوں پر براہ راست انتخاب کرایا جائے جس میں ملک بھر سے ۴۰ حلقے بنا کر ان میں صرف خواتین ووٹ ڈالیں یہ تجویز قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے پیش کی ہے۔ اس پر مختلف سیاسی رہنماؤں نے ملا جلا رد عمل دیا ہے پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں منظور وٹو نے کہا ہے کہ یہ تجویز ناقابل عمل اور خواتین دشمنی ہے یہ ان کے اپنے منشور سے انحراف اور سیاسی بد اخلاقی ہے نواز شریف کو خطرہ ہے اسمبلیوں کے ذریعے حسب سابق انتخاب ہونے کی صورت میں ان کے اپنے افراد ان کو ووٹ نہیں دیں گے۔ جہانگیر بدر نے کہا ہے کہ نواز شریف کا فارمولا ایک سازش ہے۔ ریاض فتیانہ نے کہا ہے کہ یہ تجویز مضحکہ خیز ہے۔ وفاقی وزیر اقبال حیدر نے کہا ہے کہ اس سے خواتین کی حیثیت اقلیتی امیدواروں جیسی ہو جائے گی۔

○ مسلم لیگ کی خواتین رہنماؤں بیگم عشرت اشرف، سیدہ عابدہ حسین، نجمہ حمید اور تحریک استقلال کی بیگم ممتاز رفیع نے خواتین نشستوں کے بارے میں نواز شریف کی تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس طرح سے خواتین مردوں کے رحم و کرم پر نہیں رہیں گی۔

○ وفاقی کابینہ میں توسیع کی گئی ہے دو نئے وزراء مقرر کئے گئے ہیں سردار آصف احمد علی کو وزیر خارجہ بنایا گیا ہے جبکہ مسٹر اقبال حیدر کو وزیر مملکت برائے قانون بنایا گیا ہے۔

○ صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ میں سیاسی کارکن ہوں ملک کے کونے کونے میں جاکر عوام کے مسائل معلوم کروں گا۔ صدر ہر ماہ دو دن ڈیرہ غازی خان جاکر عوامی مسائل سنیں گے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے عبد الستار لالیکا اور ملک نعیم نے پارٹی میں فارورڈ بلاک (باغی بلاک) بنانے کی خبروں کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ خبریں سازشی عناصر پھیلا رہے ہیں۔

○ پنجاب میں پیپلز پارٹی اور چٹھہ لیگ میں انتظامی معاملات طے کرنے میں دشواریاں پیش آ رہی ہیں۔ چیف سیکرٹری اور آئی جی کے مسئلے پر اختلافات ہیں۔ یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ افسران اور اراکین اسمبلی فیصل صالح حیات کی بات زیادہ مانتے ہیں اور منظور وٹ کی طرف ان کا جھکاؤ کم ہے۔

○ اہم وزارتوں کے لئے پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم میں اختلافات پیدا ہو رہے ہیں۔ سندھ کابینہ میں جلد توسیع ہو گی اور سندھ کی حکومت مخلوط ہو گی۔ مزید ۱۵- وزراء لئے جانے کا امکان ہے۔

○ چینی انجینئروں کو اغوا کرنے والا افغانستان میں اٹھارہ ساتھیوں سمیت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ پارلیمنٹ ہاؤس میں آتشزدگی کے چند دن بعد پارلیمنٹ ہاؤس کو ایمرجنسی بجلی سپلائی کرنے والے فیڈر میں زبردست دھماکے کے بعد آگ لگ گئی۔ آسمان پر دھواں چھا گیا۔ ہزاروں ملازمین عمارت سے باہر آ گئے۔ یہ جگہ پارلیمنٹ کی عمارت سے ۵۰ گز دور ہے۔ آگ پر آدھے گھنٹے کے بعد قابو پا یا گیا۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم آٹھویں ترمیم کے خاتمے کے مطالبے سے دستبردار نہیں ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ اس ترمیم کے زیر بحث آنے کے بعد ترمیم کے حامیوں اور مخالفوں کے چہرے سے نقاب خود اتر جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تمام اہم مسائل پر قوم کو اعتماد میں لیں گے۔ سابق حکومتوں کی طرح اپوزیشن کے گرد گھیرا تنگ نہیں کریں گے۔ انہیں آئینی کردار ادا کرنے کی پوری آزادی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آبادی پر کنٹرل کے بغیر ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ ۳۳- ہزار خاتون، ہیلتھ ورکروں کو فوری تربیت اور دیہی آبادی کو مراعات دینے کی ہدایت کی گئی ہے۔

○ بھارت نے سرحد پر اسلحے کے انبار لگانے شروع کر دیئے ہیں۔ ہتھیار ذخیرہ کرنے کے لئے بڑی بڑی خندقیں کھودی گئی ہیں۔ بکتر بند گاڑیاں اور دوسرا فوجی ساز و سامان بھی جمع کیا جا رہا ہے۔ سرحدی دیہات میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ سندھ کے عوام تنہا نہیں ہیں کسی ظلم پر ہم خاموش نہیں رہیں گے۔ حکومت کے دعووں کے باوجود اغوا ڈکیتیاں اور لوٹ مار جاری ہے انہوں نے کہا کہ حکومت شہریوں کو تحفظ دینے میں ناکام رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت لیگی کارکنوں کے خلاف انتقامی کارروائی کر رہی ہے۔

○ پارلیمنٹ ہاؤس میں آتشزدگی کی تحقیقات کرنے والی پارلیمانی کمیٹی نے ایک ہفتہ کے اندر رپورٹ پیش کرنے سے معذرت کر لی ہے۔ متعلقہ معلومات ابھی تک کمیٹی کو نہیں ملیں۔

○ کابل پر شدید بمباری کے نتیجہ میں مزید ۴۰- افراد ہلاک اور ۷۰ زخمی ہو گئے۔ چار مساجد بمباری کے نتیجہ میں شہید ہو گئیں۔ سینکڑوں گھر تباہ ہو گئے۔ کابل کے نواحی ضلع کے آدھے حصے پر حزب اسلامی کا قبضہ ہو گیا۔ اس کے نتیجہ میں ہزاروں مہاجرین کے پاکستان میں داخل ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

○ بلوچستان اسمبلی کے ایک آزاد رکن کے وزارت کا حلف اٹھانے کے بعد بلوچستان کابینہ کے اراکین کی تعداد ۲۶ ہو گئی ہے۔

خواتین کیلئے خوشخبری
سلے سلائے کوٹ برقعے بہترین تلّے کی کڑھائی میں
کوٹ والے سوٹ اور جیکٹ والے سوٹ
بچوں کے فراک چوڑی والے پاجامے کیساتھ
حبیبہ بوتیک ریلوے روڈ ربوہ
فون بوتیک : ۲۱۱۶۳۸ گھر : ۲۱۱۱۹۳

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE RS-250/-
عورتوں کیلئے کورس
STERILITY COURSE بانجھ پن کورس RS 130/-
ATHRA COURSE اٹھراء کورس RS 125/-
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ
فون ۶۰۶ - ۷۷۱

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)
کراچی
پروپرائیٹرز: میاں عبد اللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز
فون : ۶۳۲۵۵۱۱
۶۳۲۰۳۳۴